ڈاڑھی کا وجوب | از حضرت مولینا محمد زکریا صاحب مرحوم - مظاہر العلوم، سہارنپور۔
ناشر، عمران اکیڈیمی - ۴۴ بی، اُردو بازار لاہور۔ قیمت: ۲/ روپے

ڈاڑھی کا مسئلہ | از سید محمود الحسن - بہ اہتمام ادارۂ تفہیم قرآن وسنّت۔ جامع العلوم
قاسم باغ سرگودھا - قیمت درج نہیں -

ڈاڑھی کے متعلق "محسنِ انسانیت" (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ص ۹۳ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظافتِ طبع کو نمایاں کرنے کے لیے مَیں نے یہ الفاظ لکھے کہ (آپؐ) ڈاڑھی کو بھی طول وعرض میں قینچی سے ہموار کرتے تھے۔" اس پر متعدد اصحاب کے خطوط ملے کہ اس کا حوالہ کیا ہے - حوالہ مَیں نے کتاب میں درج کر دیا تھا، اور وہ یہ روایت تھی کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاخذ من لحیتہ من عرضہا ومن طولہا - (ترمذی - ابواب الآداب، باب ماجاء فی الاخذ من اللحیۃ) -

مجھے معلوم تھا کہ بعض علماء اس روایت کو غریب، ضعیف یا مقطوع کہتے ہیں، مگر دوسرے علماء حضرت عبداللہ بن عمرؓ و دیگر صحابہؓ خصوصاً حضرت عمر فاروقؓ کے قول وعمل کو اس کے ساتھ ملا کر دیکھتے ہیں - اور خود حنفی فقہ میں ڈاڑھی کو محض بمقدار یک قبضہ رکھنا ضروری ہے - محسنِ انسانیت میں مَیں نے فقہی مباحث کی طرف کہیں رُخ نہیں کیا - مگر مجھے کیا خبر تھی کہ بال کی کھال اُتاری جائے گی - میں نے ارادہ کیا کہ ایک مضمون پوری بحث اور جملہ اختلافِ مسالک پر پیش کر دوں، چنانچہ مواد جمع کر لیا - اسی دوران میں تین پمفلٹ ڈاڑھی کے مسئلہ پر موصول ہوئے - ایک "شرف المسلم" (عربی) جس میں روایات کو سامنے لا کر پوری شدت سے یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ ڈاڑھی سے نہ طول میں اور نہ عرض میں کوئی تعرض کرنا چاہیے - اس پر ترجمان میں تبصرہ شائع ہو چکا ہے - اب جو دو پمفلٹ سامنے آئے ہیں، اُن میں سے اوّل الذکر میں زور "قبضہ" کی پابندی پر ہے اور دوسرے پمفلٹ "ڈاڑھی کا مسئلہ" میں ائمہ، فقہا اور مفکرین کے مختلف مسالک بیان کیے گئے ہیں۔

میری نگاہ میں چند امور غور طلب ہیں:

۱- مجھے کوئی ثبوت اس کا نہیں مل سکا کہ ڈاڑھی کے کسی بال کو قینچی یا کوئی دوسرا اوزار بالکل نہ چھوئے - کوئی نص

صریح ایسی نہیں ہے بلکہ یہ نتیجہ بعض لوگوں نے الفاظ کے معانی سے استنباط و استخراج کر کے خود نکالا ہے، جو بجائے خود نص نہیں ہے۔ کوئی مخالفت اس امر کی شرعاً نہیں کی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی بال ادھر اُدھر بڑھ جائے یا "سرکش" ہو جائے تو اس سے تعرض نہ کیا جائے۔ اسی طرح کوئی ممانعت اس کی ثابت نہیں کی جا سکتی کہ خط نہ بنوایا جائے اور اصل ڈاڑھی کے رقبے کے علاوہ جو بال رخساروں پر اُگ رہے ہوں اور نیچے گردن کی طرف اُگتے چلے جائیں، انہیں ہموار نہ کیا جائے۔ ہمارے ہاں کے بڑے بڑے جید علما رخط بنواتے رہے ہیں۔

۲ــــ ڈاڑھی رکھنا ایک حکم ہے، مگر شریعت میں احکام و اوامر اور نواہی و منکرات کے مدارج ہیں۔ مثلاً ایک درجہ توحید اور آخرت اور نبوت پر ایمان رکھنے کا ہے، جو سب سے بلند ہے۔ اور ایک درجہ راستے سے کوئی رکاوٹ یا گندگی ہٹانے کا ہے، جو کم سے کم درجے کی نیکی ہے۔ اوّل الذکر کا ترک کامل خسران کا موجب ہے، مگر آخر الذکر کے ترک سے کوئی بڑا گناہ عاید نہیں ہوتا۔ ایک درجہ عبادت کا ہے، ایک جہاد کا ہے، اس طرح حرمتوں میں ایک زنا، شراب اور محرمات سے نکاح، سود خواری وغیرہ جیسے گناہ ہیں۔ یا جھوٹ، چغل خوری اور غیبت و بدخلقی جیسی خرابیاں ہیں۔

شریعت کے نظام میں عقائد، عبادات، قانون اور اخلاق کے مدارج کے بعد تہذیبی اُمور کا ایک درجہ آتا ہے۔ وضع قطع، اکل و شرب، بالوں کی تراش خراش، لباس کا رنگ، شادی بیاہ کے قاعدے، بچے کے کان میں اذان کہنا، کھانا کھاتے اور ہر کام کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھنا وغیرہ بے شمار چیزیں ہیں۔ ان چیزوں کو آداب (یا شعائر) کی تعریف میں رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ترمذی نے بھی ڈاڑھی کے مسئلے کو اسی باب میں رکھا ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے اپنے سامنے سے کھا لینا قولی و فعلی سنّت ہے، مگر اس پر نہ بحثا بحثی ہے، نہ رسائل در رسائل کا چکر چلتا ہے۔ ایک زمانے میں پگڑی اور ٹوپی کی بحث چلی، مگر آخر ساری باتیں گرد بن گئیں۔ ڈاڑھی کو اہمیت ضرور حاصل ہے، مگر ان اعمال میں جو آداب کی سطح پر آتے ہیں۔

۳ــــ اس مسئلے میں صحابہ، ائمہ فقہا اور دیگر دینی مفکرین میں اتنا اختلاف رائے ہے (ملاحظہ ہو ڈاڑھی کا مسئلہ مذکورہ بالا) کہ اس کے بعد کسی خاص پہلو پر تشدد کا رویہ اختیار

کرنا اور دوسرے نقطۂ نظر کو بے وقعت قرار دینا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ میں یہاں سارے اختلافات کو نقل نہیں کرتا۔ اتنا ہی عرض کرتا ہوں ہمارے مختلف علما نے سلف نے نیک نیتی سے نصوص اور عمل صحابہ کو سامنے رکھ کر اور متعلقہ روایات کی چھان بین کر کے، اور ان میں کسی کو کسی پر ترجیح دے کر اپنا اپنا فقہی فیصلہ دیا ہے۔ میرے نزدیک یہ سارے فیصلے اور بحثیں ہمارے لیے یکساں قدر و قیمت رکھتے ہیں۔ ان کا مطالعہ کر کے جو جسے چاہے، ترجیح دے (مگر رضائے الٰہی کو سامنے رکھ کر)

۴ ــــ ڈاڑھی جیسے مسائل پر تحقیق و کاوش کرنے والے حضرات اپنی توجہ کا ذرا زیادہ حصہ شریعت کے ان اہم ترین مباحث کو دیں جن کی روشنی میں آج کے پیش آمدہ مسائل اور فتنوں کا توڑ کیا جا سکتا ہو۔

۵ ــــ اس معاملے میں بہتر یہ ہے کہ "رسائل و مسائل" میں مولینا مودودیؒ کی بحث ڈاڑھی کے متعلق پڑھ لی جائے۔

باقی متذکرہ دونوں رسائل کی میں قدر کرتا ہوں۔ کسی بھی نقطۂ نظر سے شریعت کے کسی تقاضے پر بحث و تحقیق پیش کرنا ایک کارِ خیر ہے۔ خدا دونوں کے مرتبین کو جزائے خیر دے۔

(بقیہ حامدی صاحب کے تحریکی سفر کی داستان)

دوپہر کا کھانا عباس صاحب کے ہاں کھایا۔ میرے ساتھ سوڈان کے ایک نئے مبعوث موسیٰ عمر محمد بھی ہیں۔ اسی ہفتے سوڈان سے آئے ہیں۔ دارالسلام ایئرپورٹ والوں نے انہیں ویزا دینے سے انکار دیا تھا۔ مگر عباس صاحب نے وزیرِ داخلہ سے رابطہ قائم کیا جو ان کے گہرے دوست ہیں۔ اس طرح سے موسیٰ صاحب دارالسلام میں داخل ہو سکے۔ موسیٰ بھی مدینہ یونیورسٹی کا فارغ ہے اور تحریکِ اخوان سے تعلق رکھتا ہے۔ اُس نے مجھے بتایا کہ میں نے مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ تمام تصنیفات پڑھ رکھی ہیں، جو مدینہ منورہ کے مکتبات میں مجھے مل سکی ہیں۔ سوڈان کے موجودہ بدلے ہوئے حالات پر نوجوان موسیٰ مطمئن تھا۔ (جاری ہے)